الصرف ام العلوم والنحو ابوها

علم صرف کی معروف و متداول تصنیف

مراح الارواح

تصنیف لطیف:

علامہ احمد بن علی بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ

مع خاصیات ابواب از فصول اکبری

شیخ الحدیث علامہ قاضی

عبد الرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ جماعتیہ مہر العلوم شکریال راولپنڈی

مکتبہ امام احمد رضا

فهرست عناوين

خاصیاتِ ابواب از فصول اکبری

بدانکہ سہ باب اول اُمُّ الْاَبْوَاب اند و در کثرت خصائص متساویۃ الاقدام لیکن مغالبہ خاصہ نصر است هِیَ ذِکْرُ فِعْلٍ بَعْدَ الْمُفَاعَلَةِ لِاِظْهَارِ غَلَبَةِ اَحَدِ الطَّرَفَیْنِ الْمُتَقَابِلَیْنِ نحو خَاصَمَنِیْ فَخَصَمْتُهٗ وَیُخَاصِمُنِیْ فَاَخْصُمُهٗ مگر مثال واجوف یائی وناقص یائی می آیند از ضَرَبَ وعِلَل واَحْزان و

[1] خاصیات جمع ہے خاصیت کی۔ خاصہ اگرچہ اسے کہا جاتا ہے جو ایک چیز کے ساتھ خاص ہو اسی میں پایا جائے دوسری چیز میں نہ پایا جائے لیکن یہاں خواص سے مراد یہ ہے کہ فلاں باب میں یہ معنے پایا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی دوسرے باب میں بھی پایا جا سکے۔

[2] پہلے تین باب تمام بابوں سے اصل ہیں۔ یہ وہ باب ہیں جن کی ماضی اور مضارع کی حرکات مختلف ہوں۔

ضَرَبَ یَضْرِبُ، سَمِعَ یَسْمَعُ، نَصَرَ یَنْصُرُ،

[3] کثیر خصائص میں یہ تینوں باب ایک دوسرے کے برابر ہیں۔

[4] لیکن نصر باب میں مغالبہ پایا جاتا ہے خصوصًا۔

مغالبہ کا مطلب یہ ہے کہ باب مفاعلہ یا اسی طرح کوئی اور باب جو مشارکت پر دلالت کرے اس کے بعد فعل متعدی ذکر کیا جائے جو نصر کے باب پر آئے اور ایک کے غلبہ پر دلالت کرے۔ جیسے خَاصَمَنِیْ فَخَصَمْتُهٗ۔ اس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا، میں اس پر جھگڑے میں غالب آگیا۔

یُخَاصِمُنِیْ فَاَخْصُمُهٗ، " وہ میرے ساتھ جھگڑا کرے گا تو میں جھگڑے میں اس پر غالب آجاؤں گا "

خیال رہے کہ اگرچہ خصم باب ضرب پر استعمال ہوتا ہے لیکن جب مغالبہ والا معنے لینا مقصود ہو تو باب نصر پر لاتے ہیں۔ اسی طرح دیگر ابواب سے آنے والے بھی اسی قانون پر استعمال ہوں گے، جیسے

عَالَمَنِیْ فَعَلَمْتُهٗ وَیُعَالِمُنِیْ فَاَعْلُمُهٗ

اگرچہ یہ عَلِمَ یَعْلَمُ استعمال ہوتا لیکن مغالبہ میں "نصر" پر استعمال ہوا ہے،

معنے یہ ہے، اس نے میرے ساتھ علم میں مقابلہ کیا، میں علم میں اس پر غالب آگیا۔

[5] مثال مطلقًا خواہ واوی ہو یا یائی اس کو مغالبہ کے لیے باب ضرب پر استعمال کیا جائے گا جیسے

وَاعَدَنِیْ فَوَعَدْتُهٗ وَیُوَاعِدُنِیْ فَاَعِدُهٗ

میں نے اور اس نے ایک دوسرے کے ساتھ وعدہ کیا میں نے وعدہ کو پورا کیا یعنے میں وعدہ میں غالب آگیا۔

اجوف اور ناقص کے ساتھ یائی کی قید لگائی ہے واوی کو نکالا ہے

اجوف کی مثال رَامَانِیْ فَرَمَیْتُهٗ

میں نے اور اس نے تیراندازی میں مقابلہ کیا میں اس پر غالب آگیا۔

ناقص کی مثال وَاقَانِیْ فَوَقَیْتُهٗ

میں نے اور اس نے ایک دوسرے کو بچانے کی کوشش کی میں نے اسے بچا لیا۔

فائدہ

بعض حضرات نے مغالبہ والا معنے فَتَحَ باب میں لیا ہے مطلقًا۔ لیکن کسائی نے مشروط کیا ہے کہ اگر عین یا لام کلمہ حلقی ہو تو مغالبہ والا معنے فَتَحَ میں آئے گا ورنہ نہیں۔ لیکن صحیح صورت وہی ہے جو صاحب کتاب نے جمہور کا مذہب ذکر کیا ہے کہ مغالبہ باب نصر میں ہوگا کیونکہ عظمت و بزرگی وغیرہ والے معنے اسی باب میں زیادہ طور پر آتے ہیں۔ جیسے کَبَرَ، کَثَرَ، فَخَرَ، کیونکہ بزرگی اور کثرت اور قماربازی میں اشتراک کے بعد غلبہ اسی باب سے ثابت کیا جائے گا۔

[6] عِلَل بکسر عین و فتح لام علت کی جمع ہے بمعنے مرض جیسے سَقِمَ؛ وہ مریض ہوا۔

[7] اَحزان جمع ہے حُزن (بضم الحا) کی بمعنے غمناک ہونا جیسے حَزِنَ وہ غمناک ہوا۔

فرحؒ از فَعِلَ بیشتر آیند و الوانؔ و عیوبؔ و حِلیٰؒ می آیند از دو چندے بضم عین نیز آمده

اما خاصیت فتح آنست کہ عین یا لام او از حرف حلق بود و اما رَکَنَ یَرکَنُ من التداخل و اَبیٰ یَاْبیٰ شاذ ست۔

خاصیت کرُمَ آنست کہ از صفتؒ خلقیہ بود حقیقۃً یا حکماً یا صفتی کہ شبیہ بآنست و باب حسِبَؒ الفاظ معدودہ نَعِمَ، وَبِقَ، وَمِقَ، وَفِقَ، وَثِقَ، وَرِثَ، وَرِعَ، وَرِمَ، وَرِیَ، وَلِیَ، وَغِرَ، وَحِرَ، وَلِہَ،

۱؎ فرحؔ رنج الفاء و الراء یعنی خوش ہونا جیسے فَرِحَ، وہ خوش ہوا۔

فائدہ: ابن مالک نے ان تینوں (علل، احزان، فرح) کو اعراض سے تعبیر کیا ہے علامہ رضی نے اعراض کی دو قسمیں بیان کی ہیں ایک وہ جو اور د و تکلیف یا اس کے قائم مقام ہو جیسے حَزِنَ کو غم زدہ شوار گذار ہونا، وحشتناک ہونا، خرقی زدہ ہونا، دوسری قسم ہیجان، اس میں فرح، غضب، غیرت، حیرت اور اسی قسم کی چیزیں داخل ہیں۔

۲؎ از فَعِلَ بروزن عَلِمَ یعنے وہ الفاظ جو بیماریوں، غموں اور مسرتوں پر دلالت کرتے ہیں وہ زیادہ تر اسی باب عَلِمَ پر استعمال ہوتے ہیں دوسرے بابوں پر کمتر استعمال ہوتے ہیں جیسے ورم، حسب پر اور نَصَرَ پر استعمال ہوتا ہے اس تشریح سے واضح ہو گیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ معانی باب نصر میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں یہ معانی کم، بلکہ یہ معانی باب نصر پر زیادہ استعمال ہوتے ہیں دوسرے بابوں پر کم استعمال ہوتے ہیں۔

۳؎ الوانؔ جمع ہے لون کی یعنے رنگ جیسے شَہِبَ، شَہَبٌ شُہْبَۃ (بالضم) و شہبۃ بفتحتین سفیدی کا سیاہی پر غالب آنا۔

۴؎ عیوبؔ جمع ہے عیب کی جیسے عَوِرَ عَوَرًا (بالفتحتین) یک چشم ہونا۔

۵؎ حِلیٰ جمع دبکسر حاء وفتح لام جمع حِلیۃٌ (بالکسر) یعنے مزین ہونا، جیسے ایسی صورت یا صفت حاصل ہو جو آنکھوں کو اپنی طرف کھینچے، جیسے بَلِجَ بَلَجًا، کشادہ ابرو والا ہونا۔

۶؎ می آیند از د، یعنے وہ الفاظ جو رنگ اور عیب اور صفت مذکورہ پر دلالت کرتے ہیں وہ اسی باب عَلِمَ سے آتے ہیں، البتہ چند الفاظ ان تینوں قسموں سے بضم عین یعنے کَرُمَ کے وزن پر بھی آتے ہیں جیسے سَمُرَ وَ اَدُمَ، اَدَم گون ہے اور بَلُجَ، بَلَقَ، سیاہی، سفیدی مائل ہونا۔

۷؎ فتح کے باب پر آنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو، حروف حلقی چھ ہیں۔ ؎

حرف حلقی شش بود اے نور عین
ہمزہ و ہا و حا و خا و عین و غین

یہ ضروری نہیں کہ جس کلمہ کے عین یا لام کلمہ میں حرف حلقی ہو وہ ضرور اسی باب پر آئے، جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ کا لام کلمہ حلقی ہے اور شَہِدَ یَشْہَدُ کا عین حلقی ہے لیکن باب فتح نہیں بلکہ عَلِمَ سے۔

۸؎ یہاں سے ایک اعتراض کا جواب دیا گیا ہے وہ اعتراض یہ وارد ہوتا تھا کہ رَکَنَ یَرکَنُ اور اَبیٰ یَاْبیٰ باب فتح پر آئے ہوئے ہیں حالانکہ ان کا عین اور لام کلمہ حلقی نہیں جواب یہ دیا گیا ہے کہ رَکَنَ یَرکَنُ میں تداخل ہے یعنی رَکَنَ یَرکُنُ باب نصر سے ماضی لی اور رَکِنَ یَرکَنُ باب علم سے مضارع لیا، یہ مستقل باب نہیں اور اَبیٰ یَاْبیٰ کے متعلق جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ شاذ ہے یعنے قلیل الاستعمال ہے یا خلاف قانون ہے لیکن موافق استعمال ہے۔

۹؎ وہ صفات جو جبلی اور طبعی ہیں وہ کَرُمَ کے باب پر آئیں گی خواہ وہ صفات حقیقۃً لازم اور ثابت ہوں جیسے کَبُرَ، صَغُرَ، حَسُنَ، قَبُحَ یا وہ صفات حکماً لازم اور جبلی کے درجے پر ہوں جیسے کوئی شخص اتنا فقیہ ہو جس سے یوں سمجھا جائے کہ اسکی یہ صفت پیدائشی جبلی ہے اس وقت اسے باب کَرُمَ پر لایا جائے گا جیسے فَقُہَ اگرچہ یہ عَلِمَ کے وزن پر استعمال ہے حقیقۃً، اسی طرح اگر ایسی صفت پائی جائے جو عارضی ہو لیکن صاحب حُسن اس حُسن عارضی کو لازم پکڑے ہوئے ہو جس طرح ظاہری تزئین سے کوئی شخص اپنے آپ کو ہمیشہ مزین رکھے وہاں بھی حَسُنَ بروزن کَرُمَ استعمال کرتے ہیں۔

۱۰؎ حسِبَ باب کے وزن پر صحیح میں سے صرف دو لفظ استعمال ہیں ایک حسِبَ خود اور دوسرا نَعِمَ، باقی چند معدود الفاظ مثال واوی یا یائی سے اس وزن پر استعمال ہوتے ہیں۔

۱۱؎ نَعِمَ، عیش میں ہونا، وَبِقَ، ہلاک ہونا، وَمِقَ، دوست رکھنا وَفِقَ، سازگار ہونا، وَثِقَ، باوثوق ہونا، وَرِثَ، میراث پانا، وَرِعَ، پرہیزگار ہونا، وَرِمَ، سوجنا، ورم ہونا، وَرِیَ، چقماق سے آگ نکالنا، وَلِیَ، نزدیک ہونا، دوست رکھنا، والی ہونا،

وَغِرَ اور وَحِرَ دونوں کا معنے کینہ رکھنا، وَلِہَ، غم کرنا، غم سے عقل کا جانا، حیرت والا ہونا،

وَہِلَ، ایسی چیز کی طرف وہم کا جانا کہ مراد نہ ہو۔

وَذِمَ، کسی کے حق میں نعمت کی دعا کرنا،

وَطِئَ، پامال کرنا، یَئِسَ، ناامید ہونا، یَبِسَ، خشک ہونا۔

دَهِلَ، دَعِمَ، وَطِئَ، یَئِسَ، یَبِسَ،

خاصیت افعال تعدیہ[1] وتغییر[2] ست نحو خَرَجَ زَیْدٌ واَخْرَجْتُهٗ وقد یلزم[3] نحو اَحْمَدَ وتعریض[4] ای بردن فاعل چیزی را بمعرض مدلول ماخذ نحو اَبَعْتُهٗ ووجدان[5] ای یافتن فاعل چیزی را موصوف بمدلول ماخذ نحو اَبْخَلْتُهٗ وسلب[6] ای زائل کردن از شئ ماخذ را نحو شکی واَشْکَیْتُهٗ واعطای[7] ماخذ نحو اَشْوَیْتُهٗ نحو اَقْطَعْتُهٗ قُضْبَانًا وبلوغ[8] ای رسیدن یا در آمدن بماخذ نحو اَصْبَحَ واَعْرَقَ وصیرورت ای گشتن شئ صاحب ماخذ یا صاحب چیزے موصوف بماخذ یا صاحب چیزی در ماخذ نحو اَلْبَنَ[9] واَجْرَبَ[10] اَخْرَفَتِ الشَّاةُ[11]

[1] تعدیہ کا مطلب ہے متعدی بنانا یعنے لازم فعل باب افعال پر آکر متعدی بیک مفعول ہوجاتا ہے جیسے خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) لازم ہے اَخْرَجْتُہٗ (میں نے اس کو نکالا) متعدی بیک مفعول ہے۔ اگر پہلے متعدی بیک مفعول ہو تو باب افعال پر آکر متعدی بدو مفعول ہوجاتا ہے جیسے حَفَرَ نَہْرًا (اس نے نہر کھودی) اَحْفَرْتُہٗ نَہْرًا (میں نے اس سے نہر کھدوائی) اگر پہلے متعدی بدو مفعول ہو تو باب افعال پر آکر متعدی بسہ مفعول ہوگا، جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کے فاضل ہونے کا یقین کیا) اَعْلَمْتُہٗ زَیْدًا فَاضِلًا (میں نے اس کو زید کے فاضل ہونے کا یقین کرایا)

[2] تغییر کا مطلب ہے کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا (ماخذ سے مراد جس سے فعل بنایا جائے مصدر ہو یا جامد) کبھی تعدیہ اور تغییر دونوں جمع ہوتے ہیں جیسے اَخْرَجْتُہٗ (میں نے اسے نکالا یا میں نے اسے صاحب خروج بنایا) کبھی صرف تغییر ہوتی ہے تعدیہ نہیں جیسے اَنْیَرْتُ الثَّوْبَ (میں نے کپڑے کو صاحب نقش بنایا اس کا ماخذ نیر ہے جس کا معنے نقش ہے) کبھی تعدیہ ہوتی ہے تغییر نہیں جیسے اَبْصَرْتُہٗ میں نے اسے دکھایا لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں نے اسے صاحب بصر یا صاحب بصیرت بنایا، تعدیہ اور تغییر میں نسبت عموم وخصوص من وجہ کی ہے۔

[3] وقد یلزم، کبھی فعل متعدی باب افعال پر آکر لازم ہوجاتا ہے جیسے حَمِدَ زَیْدٌ عَمْرًا، زید نے عمرو کی تعریف کی اَحْمَدَ زَیْدٌ، زید کا کام حد حمد کو پہنچا یا قابل تعریف کام کر دکھایا، یا زید قابل تعریف ہوا۔ لفظ یلزم کو الزام سے لیا گیا ہے جس کا معنے متعدی کو لازم بنانا لیکن یہ معنے اہل لغت نے بیان نہیں کیا۔ البتہ مصنف نے مراد لیا ہے۔

[4] تعریض کا مطلب ہے کہ فاعل کا ایک چیز کو مقام مدلول ماخذ میں پیش کرنا (ماخذ سے مراد یہاں یہ ہے کہ مصدر کو جس سے لیا گیا ہو۔ جیسے اَبَعْتُہٗ میں اسکو بیچنے کی جگہ لے گیا یعنے گھوڑے وغیرہ کو منڈی پر بیچنے کے لیے لے گیا۔ مصدر اِبَاعَۃ کو بیع سے لیا گیا ہے۔

[5] وجدان کا مطلب ہے کہ فاعل کا کسی چیز کو ماخذ کے مدلول سے متصف پانا، اگر ماخذ لازم ہو تو اس کا مدلول مبنی للفاعل ہوگا جیسے اَبْخَلْتُہٗ میں نے اس کو بخل سے متصف پایا اور اگر متعدی ہوا تو مبنی للمفعول ہوگا جیسے اَحْمَدْتُہٗ میں نے اس کو محمودیت سے متصف پایا۔ اَحْمَدَ کا مجرد حَمِدَ متعدی ہے وہی ماخذ ہے۔

[6] سلب کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز سے ماخذ کو زائل کرنا، پھر اسکی دو قسمیں ہیں اول: فاعل سے سلب یہ اس وقت ہوگا جب لازم ہوگا جیسے اَقْسَطَ زَیْدٌ زید نے اپنے آپ سے ظلم کو دور کیا۔ اَقْسَطَ کا ماخذ قسوط ہے جس کا معنے ظلم ہے دوم مفعول سے سلب یہ صورت متعدی میں پائی جائے گی جیسے شکی اَشْکَیْتُہٗ اس نے شکایت کی میں نے اسکی شکایت کا ازالہ کیا۔ اِقَالَۃ بھی اسی ضابطہ کی مثال ہے میں نے اس سے کی ہوئی بات کو توڑ دیا یعنے بیع کو فسخ کر دیا۔

[7] اعطائی ماخذ دو قسم ہے۔ اول امر عینی محسوس، اس کی پھر دو قسمیں ہیں پہلی قسم اعطائی نفس ماخذ جیسے اَقْلَمْتُ الْکَلْبَ (میں نے کتے کو قلم (ہڈی) دی۔ دوسری قسم اعطائی محل ماخذ جیسے اَشْوَیْتُہٗ میں نے اس کو شوا دیا یعنے میں نے اس کو بھوننے کے لیے گوشت دیا، شوا کا معنے ہے بھوننا اور اس کا محل ہے گوشت اسی طرح اس کی اور مثال ہے اَقْبَرْتُہٗ میں نے اس کو قبر کے لیے جگہ دی اَقْبَرَ کا ماخذ قبر (کھودنا) محل ماخذ جگہ، دوم امر عقلی وغیر محسوس جیسے اَقْطَعْتُہٗ قُضْبَانًا میں نے اس کو شاخ کاٹنے کی اجازت دی۔

[8] بلوغ کا معنے ہے ماخذ کا پانا جب زمان ہو جیسے اَصْبَحَ، صبح میں داخل ہوا یعنے صبح نے اس کو پالیا۔

دوسرا معنے ہے ماخذ میں آنا جیسے اَعْرَقَ (عراق میں آیا) مصنف کی مراد رسیدن سے، زمان میں آنا اور در آمدن سے مراد مکان میں آنا۔

[9] اَلْبَنَ، دودھ والا ہونا، مناسب یہ تھا کہ مثال دی جاتی اَلْبَنَتِ النَّاقَۃُ، اونٹنی دودھ والی ہوگئی۔

[10] اَجْرَبَ پہلی مثال تھی صاحب ماخذ ہونے کی یہ مثال اس چیز کا مالک ہونا جو ماخذ سے متصف ہے اَجْرَبَ کا معنے ہے جرب (خارش) والے اونٹ کا مالک ہونا۔

[11] اَخْرَفَتِ الشَّاۃُ، بکری موسم خریف میں بچے والی ہوئی۔

یہ مثال ہے ماخذ میں کسی چیز کا صاحب ہونا، اَخْرَفَ کا ماخذ ہے خریف

ولیاقت[1] وحینونت نحو اَلأمَ الفرخُ واَحصدَ الزرعُ ومبالغہ[2] نحو اَثمرَ النخلُ واَسفرَ الصبحُ وابتداء[3] نحو اَشفقَ وموافقت مجرد[4] وفعّلَ[5] وتفعّلَ[6] واستفعلَ[7] نحو دجا اللیلُ واَدجیٰ ومطاوعت[8] فعَلَ وفعّلَ لے پس آمدن اَفعلَ مر فعَلَ یا فعّلَ را تا دلالت کند بر پذیرفتن مفعول اثر فاعل را نحو کبّبتہ فاکبّ۔

[1] لیاقت کا معنے ہے ایک چیز کا ماخذ کے مدلول کا مستحق ہونا اور حینونت کا معنے ہے ایک چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا، جیسے اَلأمَ الفرخُ، سردار ملامت کا مستحق ہوا۔ اَلأمَ کیا ہوا ہے اَلأمت سے جس کا معنے ملامت کا مستحق ہونا، فرخ (بالفتح) قوم کا شریف و سردار، حینونت کی مثال ہے اَحصدَ الزرعُ کھیتی کاٹنے کے وقت کو پہنچی۔

فائدہ: مصنف نے دونوں خاصوں کو جمع کیا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے معنے میں استعمال ہو سکتے ہیں جیسے پہلی مثال کا معنے کیا جائے قوم کا سردار ملامت کے وقت کو پہنچا اور دوسری کا معنے کیا جائے کھیتی کاٹنے کی مستحق ہوئی لیکن زیادہ مناسب یہ ہے کہ دونوں میں فرق کیا جائے لیاقت کا معنے بالفعل ماخذ کے ساتھ متصف ہونا اور حینونت کا معنے قریب ہونا یعنے کھیتی کاٹنے کے قریب ہوگئی۔

[2] مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ ماخذ میں کثرت پائی جائے پھر اس کی دو قسمیں ہیں اول کثرت فی الکم یعنے مقدار میں زیادتی جیسے اَثمرَ النخلُ، کھجور کا درخت زیادہ پھل والا ہوا، دوم کثرت فی الکیف یعنے کیفیت میں زیادتی جیسے اَسفرَ الصبحُ، صبح بہت (خوب) روشن ہوئی۔

[3] ابتداء کا مطلب یہ ہے کہ مزید میں استعمال ہو اور مجرد میں استعمال ہی نہ ہو جیسے اَرقلَ کا معنے ہے اپنے جلدی کی یا مجرد میں اور معنے میں استعمال ہو اور مزید میں اور معنے ہیں جیسے اَشفقَ وہ ڈرا، اللہ تعالیٰ کا قول ہے وَالَّذِینَ ہُم مِن عَذَابِ رَبِّہِم مُشفِقُونَ، وہ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں لیکن یہ مجرد میں یعنے مہربانی اور شفقت کے استعمال ہوتا ہے اکثر حضرات نے تو مجرد اور مزید کا علیحدہ علیحدہ ہی معنے تحریر کیا ہے لیکن ابن درید اور ابن فارس نے مجرد اور مزید دونوں کا معنے مہربانی کیا ہے، لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ مزید میں ایک معنے ہے ڈرنا جب یہ معنے لیا جائے تو ابتداء کا خاصہ پایا گیا اور دوسرا معنے ہے مہربانی اور شفقت کرنا جب یہ معنی لیا جائے تو مجرد کے موافق ہونے والا خاصہ پایا جائے گا۔ مُشفق یعنے مہربان عام مشہور ہے۔ وہ مثال "جس میں بالاتفاق ابتداء والا خاصہ ہو یعنے مجرد میں اور معنے اور مزید میں اور معنے ہو" یہ ہے اَقسمَ کا معنے اس نے قسم اٹھائی لیکن مجرد میں قسم اٹھانے کے معنے میں بالکل استعمال نہیں۔

[4] موافقت مجرد کا مطلب یہ ہے کہ مزید اور مجرد کا ایک معنے ہو، جیسے دجا اللیلُ اور اَدجیٰ اللیلُ کا ایک معنے ہے رات تاریک ہوگئی۔

[5] باب تفعیل اور افعال کا معنے ایک ہوگا جیسے اَفرقَ اور فرّقَ کا معنے ایک ہے، اس نے پھیرا۔

[6] باب تفعّل اور افعال کا معنے ایک ہوگا جیسے اَخیمتُ اور تخیّمتُ کا ایک معنے ہے میں نے خیمہ بنایا، میں نے خیمہ نصب کیا ان دونوں میں خاصہ اتخاذ یا تفعل ہے۔

[7] باب استفعال اور افعال کا معنے ایک ہوگا جیسے اَعظمتُہ اور استعظمتُہ کا ایک معنے ہے، میں نے اسے عظیم پایا، میں نے اسے بزرگ پایا، دونوں میں خاصہ حسبان پایا گیا۔

[8] مطاوعت کا مطلق معنے یہ ہے کہ کسی فعل کے بعد دوسرا فعل آئے وہ دلالت کرے کہ پہلے فاعل کا اثر مفعول نے قبول کر لیا لیکن یہاں تخصیص ہے عام فعل مراد نہیں بلکہ فعَلَ یعنے مجرد اور فعّلَ یعنی باب تفعیل کے بعد باب افعال واقع ہو جو دلالت کرے کہ پہلے فعل کے فاعل کے اثر کو اس کے مفعول نے قبول کر لیا ہے جیسے

کبّبتہ فاکبّ "میں نے اسے سر کے بل گرایا وہ گر پڑا۔

بشّرتہ فابشرَ میں نے اس کو بشارت دی وہ خوش ہوگیا۔

فائدہ

پہلے فعل میں جو مفعول ہوتا ہے وہ دوسرے فعل میں فاعل ہوتا ہے جیسے دونوں مثالوں میں واضح ہے۔

آسان لفظوں میں یوں سمجھیں بشّرتُ زیدًا فابشرَ زیدٌ

پہلے فعل میں زید مفعول ہے دوسرے میں فاعل۔

تنبیہ

مطاوعت وہاں پائی جائے گی جہاں اثر قبول کرنے کی صلاحیت پائی جائے گی ورنہ نہیں۔

کبھی مطاوعت وہاں پائی جائے گی جہاں دونوں فعلوں کا مادہ علیحدہ پایا جائے گا لیکن معنے ایک ہوگا۔ جیسے

اَنختُہ فبرکَ۔ میں نے اونٹ کو بٹھایا وہ بیٹھ گیا۔

طردتُہ فذھبَ، میں نے اسے ہانکا، چلایا وہ چلا گیا۔

یہاں فانّاخ اور فاطّرد نہیں کہا جاتا۔

خاصیت تفعیل تعدیہ[1] وتصییر ست نحو نَزَلَ ونَزَّلْتُہٗ وسلب[2] نحو قَذِیَتْ عَیْنُہٗ وقَذَّیْتُ عَیْنَہٗ و صیرورت[3] نحو نَوَّرَ الشَّجَرُ وبلوغ[4] نحو خَیَّمَ وعَمَّقَ ومبالغہ[5] نحو صَرَّحَ وجَوَّلَ ومَوَّتَ الْاِبِلُ وقَطَّعْتُ الثِّیَابَ ونسبت[6] بماخذ نحو فَسَّقْتُہٗ والباس[7] ماخذ نحو جَلَّلْتُہَا وتخلیط[8] ای چیزی را ماخذ اندود کردن نحو ذَہَّبْتُہٗ وتحویل[9] ای گردانیدن چیزی را ماخذ یا ہمچو ماخذ نحو نَصَّرْتُہٗ وخَیَّمْتُہٗ وقصر[10] یعنی اشتقاق آں از مرکب بجہت اختصار حکایت نحو ہَلَّلَ وموافقت[11] فَعَلَ واَفْعَلَ[12] وتَفَعَّلَ[13] وابتداء[14]:

خاصیت تفعّل: مطاوعت[15] فعّل نحو قَطَّعْتُہٗ فَتَقَطَّعَ وتکلف[16] در ماخذ نحو تَکَوَّفَ وتَجَوَّعَ وتجنب[17] یعنی

---

[1] تعدیہ اور تصییر کا معنے اور ان میں نسبت کا ذکر باب افعال کی بحث میں کیا جا چکا ہے نَزَلَ، وہ اترا، نَزَّلْتُہٗ، میں نے اسے اتارا، یا میں نے اسے صاحب نزول بنایا، صرف تعدیہ ہو بغیر تصییر کے جیسے فَسَّقْتُہٗ، میں نے اسے فاسق کہا، لیکن یہاں یہ معنے نہیں ہو سکتا " میں نے اسے فاسق بنایا" تصییر ہو تعدیہ نہ ہو جیسے نَیَّرْتُ الثَّوْبَ، میں نے کپڑے کو صاحب نقش بنایا۔ [2] سلب کا مطلب ہے ماخذ کو ہٹانا، دور کرنا جیسے قَذِیَتْ عَیْنُہٗ (باب علم سے ہے) اس کی آنکھ خاشاک آلود ہوئی قَذَّیْتُ عَیْنَہٗ، میں نے اس کی آنکھ سے خاشاک کو دور کیا۔

[3] صیرورت کا معنے ہے کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت صاحب نور ہو یعنے غنچے والا ہوا۔ [4] بلوغ کا مطلب ہے ماخذ میں آنا یا ماخذ تک پہنچنا، اسی طرح زمان ماخذ میں یا مکان ماخذ میں آنا جیسے خَیَّمَ خیمہ میں آیا، عَمَّقَ گہرائی تک پہنچا۔ [5] مبالغہ کی تین قسمیں ہیں مبالغہ فی الفعل اور مبالغہ فی الفاعل اور مبالغہ فی المفعول، پھر مبالغہ فی الفعل کی دو قسمیں ہیں مبالغہ کم (مقدار) میں ہوگا یا کیف (کیفیت) میں ہوگا۔ پہلی مثال صَرَّحَ خوب ظاہر ہوا یا خوب ظاہر کیا (لازم ومتعدی) اس میں مبالغہ فی الکیف ہے، دوسری مثال جَوَّلَ، بہت پھرا، بہت چکر لگائے (لازم زیادہ استعمال ہوتا ہے متعدی کم)، مبالغہ فی الکم کی مثال ہے۔ تیسری مثال مثال مبالغہ فی الفاعل کی ہے جیسے مَوَّتَ الْاِبِلُ، اکثر اونٹ مرے، چوتھی مثال مبالغہ فی المفعول کی ہے جیسے قَطَّعْتُ الثِّیَابَ، میں نے بہت کپڑے کاٹے۔ [6] مفعول کو ماخذ سے منسوب کرنا جیسے فَسَّقْتُہٗ میں نے اسکی فسق کی طرف نسبت کی اس خاصہ کا نام تسمیہ بھی ہے یعنی میں نے اس کا نام فاسق رکھا [7] الباس یعنے مفعول کو ماخذ پہنانا جیسے جَلَّلْتُہَا، میں نے اسے گدھی یا گھوڑی چونکہ ضمیر مؤنث ہے کو جُل پہنائی (گھوڑے کی پیٹھ پر ڈالنے والے موٹے تہ بہ تہ کپڑے کو پنجابی میں جُل کہتے ہیں) [8] تخلیط کا معنے ہے کسی چیز کو دوسری چیز سے خلط ملط کرنا جیسے ذَہَّبْتُہٗ میں نے اس (تلوار وغیرہ) کو زر اندود کیا یعنے اس پر سونے کا پانی چڑھایا [9] تحویل کا معنے ہے کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ کی طرح بنانا جیسے نَصَّرْتُہٗ میں نے اسے نصرانی بنایا یعنے دین عیسوی کی میں نے اسے تعلیم دی، خَیَّمْتُہٗ ای الرداء، میں نے چادر کو اپنے اوپر خیمہ کی طرح تانا۔ [10] قصر کا معنے ہے مرکب کلام سے مشتق کر کے اس باب پر لایا جائے تاکہ طویل کلام کو مختصراً پیش کیا جا سکے جیسے ہَلَّلَ، اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا یعنے قول لا الہ الا اللہ کو مختصراً ہَلَّلَ سے تعبیر کیا [11] موافقت فَعَلَ سے مراد یہ ہے کہ باب کبھی مجرد کا ہم معنے ہوگا جیسے تَمَّرْتُہٗ اور تَمَرْتُہٗ دونوں کا ایک ہی معنے ہے کہ میں نے اس کو کھجوریں دیں [12] اَفْعَلَ کے موافق ہوگا یعنے باب تفعیل اور باب افعال معنے میں موافق ہوں گے جیسے فَکَّرَ، وافْکَرَ دونوں کا ایک معنے ہے اس نے فکر کی [13] تَفَعَّلَ کے موافق ہوگا جیسے تَرَّسَ وتَتَرَّسَ دونوں کا ایک معنے ہے یعنے ڈھال کو کام میں لایا دونوں میں خاصہ تَفَعُّل ہے [14] ابتداء کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ مجرد میں استعمال نہ ہوتا ہو جیسے لَقَّبْتُہٗ میں نے اسے لقب عطا کیا دوسری یہ ہے کہ مجرد میں اور معنی ہو اور مزید میں یعنے اس باب میں اور جیسے جَرَّبَ، اس نے تجربہ کیا، امتحان لیا لیکن مجرد میں جَرِبَ، اونٹ کا خارش زدہ ہونا [15] مطاوعت کا معنے بیان کیا جا چکا ہے یہاں سے مراد ہے کہ باب تفعل مطاوع ہوگا باب تفعیل کا پھر اس کی دو قسمیں ہیں اول مفعول سے تاثر جدا نہ ہو سکے جیسے قَطَّعْتُہٗ فَتَقَطَّعَ میں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کیا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا دوم مفعول سے تاثر جدا بھی ہو سکے جیسے اَدَّبْتُہٗ فَتَاَدَّبَ، میں نے اس کو ادب سکھایا وہ ادب سیکھ گیا لیکن کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ ادب سکھایا جاتا ہے لیکن وہ ادب نہیں سیکھتا۔ [16] تکلف یعنے ماخذ کی طرف نسبت کرنے اور حاصل کرنے میں تکلف ہو جیسے تَکَوَّفَ اس نے اپنے آپ کو کوفی ہونے میں منسوب کیا یا کوفیوں کی شکل بنائی واقع میں وہ کوفی نہیں۔ تَجَوَّعَ اس نے اپنے آپ کو بھوکا بنایا یعنے بتکلف بھوک کا اظہار کیا واقع میں وہ بھوکا نہیں۔
[17] تجنب کا معنے یہ ہے کہ ماخذ سے پرہیز کرنا جیسے تَحَوَّبَ اس نے گناہ سے پرہیز کیا۔